# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## سرکاری رپورٹ /بارھواں /بجٹ اجلاس

## مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 20/ جون 2009ء بمطابق 26/ جمادی الثانی 1430ھ بروز ہفتہ﴾



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 2 |
| 2 | چیئرمینوں کا پینل۔ | 2 |
| 3 | دُعائے مغفرت۔ | 3 |
| 4 | رخصت کی درخواست۔ | 3 |
| 5 | میزانیہ 10-2009ء | 4 |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 20/جون 2009ء بمطابق 26/جمادی الثانی 1430ھ بروز ہفتہ بوقت شام 6 بجکر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب سپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ط

اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا o يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ

اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ ج فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ

وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيۡرٌ

وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا o صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡم ط

﴿پارہ نمبر ۵ سورۃ النِّسَآء آیت نمبر ۵۸۔۵۹﴾

**ترجمہ:** اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے، دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ ط

**جناب سپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رواں اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

## چیئرمینوں کا پینل

**سیکرٹری اسمبلی:** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت

جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو رواں اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3۔ سید عبدالقادر گیلانی صاحب۔

4۔ میر شعیب احمد نوشیروانی صاحب۔

**جناب سپیکر:** جی اسد صاحب!

**میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت):** جناب! بلوچستان کی نشانی میں جو ہمارے تین رہنما تھے غلام محمد، لالا منیر اور شیر محمد۔ ان کو فورسز نے غلط طریقے سے غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے شہید کیا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی صادق صاحب!

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات):** آج جس شہید کی قربانی اور جدو جہد سے ہم سب اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کل ان کی سالگرہ ہے میری رکویئسٹ یہ ہے کہ ان کی سالگرہ کے حوالے سے فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی اچکزئی صاحب!

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** جنکی ڈیتھ ہوئی ہے ان کیلئے اور ہمارے وزیر عبدالخالق بشر دوست صاحب انگلینڈ جارہے ہیں ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی مولوی صاحب! (فاتحہ خوانی کی گئی)

**جناب سپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

## رخصت کی درخواست

**سیکرٹری اسمبلی:** میر شاہنواز مری وزیر کھیل وثقافت کسی اہم مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوہلو گئے ہوئے ہیں وزیر موصوف نے چار دن کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب سپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** وزیر خزانہ بجٹ سال 10-2009ء اور ضمنی بجٹ 09-2008ء پیش کریں۔

## میزانیہ 10-2009ء

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ):** بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

جناب سپیکر صاحب!

میرے لیے یہ اعزاز ہے کہ میں اس منتخب حکومت کا دوسرا سالانہ بجٹ معزز ایوان میں پیش کرنے جا رہا ہوں۔ میں مشکور ہوں جناب نواب محمد اسلم خان رئیسانی وزیر اعلیٰ بلوچستان' عزت مآب گورنر بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی اور اپنے رفقاء کار کا۔ جن کے تعاون اور رہنمائی سے یہ سب ممکن ہوا ہے۔ حکومت کے عوامی فلاحی اقدامات اور اسے درپیش مسائل اور چیلنجز کے ذکر سے پیشتر میں صوبہ کی عمومی اقتصادی صورت حال' جو کہ حکومت سنبھالتے وقت ہمیں ورثے میں ملی تھی' کا ذکر کروں گا۔

جناب سپیکر صاحب!

اس مخلوط حکومت نے جناب نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی قیادت میں اپنے پہلے بجٹ کے فوراً بعد صوبہ کی مجموعی مالی' انتظامی اور امن وامان کی صورت حال پر توجہ مرکوز کی۔

جناب سپیکر صاحب!

ہم نے مالی صورت حال کو بدحال پایا حکومتی عملداری اور انتظامی مشینری تقریباً غیر فعال ہو چکی تھی بلوچستان کو 17 ارب کی خطیر رقم کے اوورڈرافٹ کا سامنا تھا جو کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور جسکی ادائیگی میں صوبہ کے ناکافی وسائل کا ایک بڑا حصہ دینا پڑ رہا تھا۔ اس سے نہ صرف ہمارے ترقیاتی اخراجات پر برا اثر پڑ رہا تھا بلکہ جاری اخراجات بھی متاثر ہو رہے تھے۔

جناب سپیکر صاحب!

امن وامان کی صورت حال ناگفتہ بہ تھی! سابقہ ادوار کی حکومتی عدم دلچسپی' اندرونی بے چینی' بیرونی اور علاقائی خلفشار حکومتی مشینری کو غیر مستحکم کر رہے تھے۔ حکومتی عملداری میں روز افزوں کمی واقع ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر صاحب!

نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی حکومت نے ہاتھ پر ہاتھ دھرے رکھنے کی بجائے ان مشکلات سے نبرد آزما ہونے کا فیصلہ کیا! اس سلسلہ میں ایک دہری حکمت عملی وضع کی۔ ایک طرف کمزور اقتصادی صورت حال کو سنبھالا دینا اور دوسری جانب حکومت سے اختلاف رکھنے والی ناراض سیاسی قوتوں سے بامعنی مفاہمت کے عمل کا آغاز۔

جناب سپیکر صاحب!

اقتصادی استحکام کے بغیر کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مانتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ نے اوورڈرافٹ کو آسان قرضہ میں بدلنے کی کوششوں کا آغاز کیا۔ وہ اس سلسلہ میں وفاقی حکومت سے متواتر رابطہ میں رہے۔ اسی مقصد کے لئے وہ گورنر اسٹیٹ بینک کے پاس کراچی تشریف لے گئے۔ نتیجتاً گورنر صاحب کی کوئٹہ آمد پر اوورڈرافٹ کو آسان قرضہ میں بدلنے کے معاہدہ کو حتمی شکل دی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے بلوچستان کے لئے مہیا ویز اینڈ مینز (Ways and Means) کی سہولت کو 1.7 ارب سے بڑھا کر 2.5 ارب روپے کر دیا۔ یوں صوبہ کے لئے کچھ مالی گنجائش پیدا ہوئی۔

جناب سپیکر صاحب!

اوورڈرافٹ کی آسان قرضہ میں تبدیلی کی سہولت کے باوجود ہمیں اس واجب الادا رقم پر ماہانہ 350 ملین روپے ادا کرنے پڑ رہے تھے جو کہ ہمارے محدود وسائل پر ایک بار گراں تھا۔ اس دوران آپکی حکومت اس کمر توڑ مالی بوجھ سے نجات کے لئے کوشاں رہی۔ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر میں نے صدر مملکت جناب آصف علی زرداری سے ملاقات کر کے صوبہ کی مالی مشکلات انکے سامنے پیش کیں اور ان سے ذاتی توجہ کی درخواست کی۔ جناب صدر نے وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور مشیر برائے مالیات جناب شوکت ترین کی مشاورت سے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ اوورڈرافٹ کی 17 ارب کی رقم 6 ماہ تک منجمد رہنے کے بعد ادائیگی کے لئے وفاقی حکومت کے ذمہ ہوگی۔

جناب سپیکر صاحب !

یہ تعاون جناب صدر مملکت اور جناب وزیر اعظم کی جانب ہمارے لئے ایک بیش قیمت تحفہ تھا۔ جس سے ہمیں ایک بڑھتے ہوئے ناقابل برداشت مالی بوجھ سے چھٹکارا حاصل ہوا۔ اور اب ہم اس قابل ہیں کہ اوورڈرافٹ کی مد میں ادا کی جانے والی 350 ملین کی رقم عوام کی بہبود پر خرچ کر سکیں جنہوں نے ہمیں اس ایوان میں آنے کا شرف بخشا۔

جناب سپیکر صاحب!

جب تک صوبہ میں سیاسی افہام وتفہیم کا ماحول نہ ہو کوئی کام روانی سے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ معاشی و اقتصادی امور پر بھرپور توجہ دینے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت سب کو ساتھ لے کر چلے۔ ناروا حکومتی پالیسوں کے نتیجے میں ہمارے کچھ دوست یا تو زیر حراست تھے یا ان پر صوبے میں اور صوبے کے باہر مقدمات بنائے گئے

تھے۔ جناب محمد اسلم خان رئیسانی نے حکومت سنبھالنے کے ساتھ ہی متعلقہ محکموں کو ہدایت جاری کی کہ ان معاملات کی چھان بین کی جائے اور اہم رہنماؤں کی رہائی کے قانون کے مطابق انتظامات کئے جائیں۔ہم نے اپنے ناراض بھائیوں کو قومی دہارے میں لانے کے لیے جو اقدامات کئے ان میں اہم ترین یہ ہیں:۔

i۔ سابق وزیر اعلیٰ جناب اختر جان مینگل کی رہائی اور انکے خلاف درج مقدمات کی تنسیخ۔

ii۔ نواب خیر بخش مری کے خلاف مقدمات کی واپسی۔

iii۔ جناب شازین بگٹی کے خلاف مقدمات کی واپسی۔

iv۔ نوابزادہ حیر بیار مری کے خلاف تمام کیسز کی واپسی۔

v۔ حراست میں لئے گئے سیاسی رہنماؤں کی پیرول پر رہائی۔

vi۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی کے سانحہ کے موقع پر سیاسی کارکنان کے خلاف درج کئے گئے مقدمات کی واپسی۔

vii۔ امن عامہ کے قانون کے تحت نظر بند سیاسی کارکنان کی رہائی۔

viii۔ کوئٹہ شہر اور صوبہ کے دیگر مقامات سے ایف سی (FC) کی چیک پوسٹوں کا خاتمہ۔

لاپتہ افراد کے اہم ترین مسئلے کو ہم نے وفاقی حکومت کے ساتھ اعلی ترین سطح پر اٹھایا۔جس کے نتیجے میں ابتک 126 افراد کے بارے میں پتا لگایا جا چکا ہے۔اور دیگرے بارے میں ہماری انتھک کوششیں جاری ہیں۔ مجھے اُمید ہے ہم بہت جلد اس کوشش میں کامیاب ہوں گے۔

جناب سپیکر صاحب!

وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم رئیسانی نے عزت مآب گورنر نواب ذوالفقار مگسی اور اپنی کابینہ کے بھرپور تعاون سے خود ساختہ جلاوطن ناراض سیاسی قیادت کو گفت وشنید پر آمادہ کرنے کے لئے رابطوں کا آغاز کیا۔ کیونکہ ہم سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ بلوچستان کی بہتری اور روشن مستقبل۔ہمیں امید ہے کہ پارلیمانی جمہوری نظام میں رہتے ہوئے تمام مسائل خوش اسلوبی سے حل ہوں گے۔

جناب سپیکر صاحب!

ہم وفاقی حکومت کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔کہ پاکستان کے اقتصادی مستقبل کا دارومدار بلوچستان پر ہے۔ایک ترقی یافتہ بلوچستان ہی پاکستان کی ترقی کا ضامن ہے۔ہماری انہی کوششوں کے نتیجے میں جناب وزیر اعظم نے اگلے سال کے وفاقی پی ایس ڈی پی (PSDP) میں بلوچستان کیلئے 50 ارب مختص کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔علاوہ ازیں رواں مالی سال کے بقایا 21 ارب روپے بھی اگلے سال میں

جاری کئے جائیں گے۔ یہ احساس ایک خوشحال مستقبل کی نوید ہے۔جس سے ترقی کے عمل کو فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر صاحب!

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں۔ عالمی اقتصادی مندی سے پاکستان بھی متاثر ہوا ہے۔ یوں اس مندی کے اثرات بلوچستان پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔سب کچھ درست نہیں رہا ہے۔ مگر یہ بیان کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اقتصادی مندی اور امن وامان پر اُٹھنے والے زائد اخراجات کے باوجود آپ کی منتخب نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی قیادت میں قائم حکومت نے ترقیاتی اخراجات کی مد میں کوئی کٹوتی نہیں کی۔

جناب سپیکر صاحب!

اس جمہوری حکومت کے لئے عوامی امنگوں پر پورا اترنا یوں آسان نہیں کہ ہمارے پاس وسائل کی شدید قلت ہے۔ ہمارے معاشرتی واقتصادی اشارات ملک میں نچلی ترین سطح پر ہیں۔ویسے بھی گزشتہ 62 سالوں سے جو خلا پیدا ہوتا آرہا ہے اسے پُر کرنا آسان نہیں۔صرف آبادی کی بنیاد پر ملکی وسائل کی تقسیم سے حالات سلجھنے کی بجائے الجھتے جائیں گے۔

جناب سپیکر صاحب!

مخلوط حکومت کے دوسرے سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے میں پورے اعتماد سے کہہ سکتا ہوں۔کہ اس منتخب حکومت نے اپنے طے شدہ اہداف کے حصول میں پوری جان فشانی سے کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

اس حکومت کی ذمہ داروں میں عوامی بہبود سرفہرست ہے۔ہم عوامی امنگوں سے بخوبی آگاہ ہیں جن میں اہم یہ ہیں۔ روزگار کے مواقع، غربت کا خاتمہ، زراعت وامور حیوانات کی ترقی، صحت، تعلیم اور پینے کا صاف پانی۔ان تمام مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم پوری طرح کوشاں ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

آپ کی اجازت سے اب میں مختصراً حکومت کی چند کارہائے نمایاں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر صاحب!

ہم اپنے صوبے کی محصولات بڑھانے اوراخراجات کو قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کررہے ہیں تاکہ بچت سے عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کرسکیں۔

اپنے اخراجات پر کڑی نظر رکھنے کے نتیجے میں اس سال ہم نے جاری اخراجات میں 1 ارب

47 کروڑ روپے کی بچت کی ہے۔ یہ بچت اس کے باوجود ہے کہ اس سال سرکاری مشینری میں دو نئے محکموں اور چھ ڈویژنل کمشنروں کے دفاتر کا اضافہ ہوا ہے۔ مزید یہ کہ اس سال صوبے اپنے محصولات کا ہدف 3.47 بلین روپے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔

اس سال قومی ادارہ احتساب کی برآمد شدہ رقم سے صوبہ کا حصہ 17 کروڑ 3 لاکھ 85 ہزار روپے وصول کئے گئے ہیں۔ مختلف سرکاری محکموں کے غیر فعال پرائیویٹ بینک اکاؤنٹ میں پڑے 3 ارب روپوں کا سراغ لگایا گیا ہے۔ اور یہ رقم صوبائی حکومت کو منتقل کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

ایک مضبوط، مؤثر اور عوام میں مقبول قانون پر عمل درآمد کروانے والی فورس وقت کی اہم ضرورت ہے ہم نے امن عامہ، تحفظِ جان و مال اور آبرو کو یقینی بنانے کے لئے لیویز فورس بحال کرنے کا درست قدم اٹھایا۔ حالات نے ثابت کیا کہ لیویز کا پولیس میں انضمام زمینی حقائق کے برخلاف تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ اس فیصلے سے امن وامان کے حالات بہتر ہوں گے اور سرمایہ کار کا بلوچستان پر اعتماد بحال ہوگا۔ اسی طرح گڈ گورننس (Good Governance) کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے طے شدہ فوائد کے حامل ڈویژنل کمشنرز کو بھی بحال کیا ہے۔ اس سے نہ صرف نگرانی اور رابطہ بہتر ہوں گے بلکہ فوری اور مؤثر فیصلہ سازی میں بھی مدد ملے گی۔

ہم نے طویل عرق ریزی کے بعد تیار کردہ مقامی حکومتوں سے متعلق اپنی تجاویز اور شفارشات حکومت کو پیش کردی ہیں۔

ملکی وسائل کی منصفانہ تقسیم سے متعلق اپنے موقف سے ہم نے وفاقی حکومت کو آگاہ رکھا ہوا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ وسائل کی تقسیم کا پیمانہ آبادی کے علاوہ جغرافیائی رقبہ، پسماندگی، ترقی کی سطح، خدمات بہم پہنچانے پر آنے والی لاگت اور محصولات میں حصہ بھی ہوں۔

جناب سپیکر صاحب!

ہمارے دست و بازو ہمارے سرکاری ملازمین ہیں۔ عوام کی بہتر خدمت کے لئے ضروری ہے کہ یہ خوش اور مطمئن ہوں۔ اس سال بہتر فنڈ منیجمٹ سے حاصل رقم سے 270 ملین روپے سرکاری ملازمین کی بہبود پر خرچ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 177 ملین روپے فوت شدہ سرکاری ملازمین کے لواحقین کی مالی امداد پر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

صوبائی حکومت زلزلے سے متاثر اپنے بہن بھائیوں سے غافل نہیں ہے۔ متاثرین کی بحالی پر اب تک 2 ارب 17 کروڑ 50 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور ہم بحالی کے اس عمل کو جلد مکمل کرنے کی پوری کوشش کررہے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

اس مالی سال کے دوران بطور معاوضہ 45 کروڑ روپے متاثرین دہشتگردی میں تقسیم کئے جاچکے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

کسی بھی حکومت کی معاشرتی انصاف سے لگاؤ کا اندازہ قوم کے معیار تعلیم سے لگایا جاتا ہے۔ ایک پڑھالکھا معاشرہ ہی ضامن ہوسکتا ہے۔ روزگار کے بہتر مواقع، غربت میں کمی، ماں اور بچوں میں شرح اموات کی کمی، صفائی ستھرائی، بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول اور وطن سے محبت کا۔

تعلیم کی ترویج اور معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے رواں سال کے دوران تین کیڈٹ کالجز۔ قلعہ سیف اللہ، پشین اور جعفرآباد میں باقاعدہ کلاسز کا اجراء ہوچکا ہے اور تین مزید ایسے کالجز پنجگور، نوشکی اور کوہلو میں بہت جلد کام شروع کردیں گے۔

سائنس ایجوکیشن پروجیکٹ کے تحت صوبہ بھر میں 60 لیبارٹریاں اور 60 کثیرالمقاصد ہال تعمیر کئے گئے ہیں۔ طلباء میں 180 ملین کی لاگت سے مفت کتابیں تقسیم کی گئی ہیں۔ صوبہ بھر کے ہائی اسکولوں میں قائم آئی ٹی لیبز (LABs) کو اس سال مکمل طور پر فعال کردیا گیا ہے۔

حکومت بلوچستان نے امداد دینے والے اداروں کے تعاون سے صوبے کے مختلف ہائی اسکولوں میں کمپیوٹر مہیا کیے ہیں۔

اساتذہ کے تربیتی اداروں میں بہتری اور ان کی بنیادی تربیت کے لئے ایک پراجیکٹ کام کررہا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت نہ صرف ان اداروں کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں بلکہ اساتذہ کو وظائف اور مفت درسی کتابیں بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

اگلے سال سے 76 ملین کی لاگت سے محترمہ بینظیر بھٹو اسکالرشپ کا اجراء کیا جارہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت 60 ثانوی اور 180 اعلیٰ ثانوی درجے کے طلباء کو میرٹ کی بنیاد پر وظائف دیے جائیں گے۔

صوبے میں طلباء کے مفاد میں اگلے سال 109 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا اور 108 مڈل اسکولوں کو ہائی اسکول کا درجہ دیا جارہا ہے۔ 111 نئے اسکول بھی کھولے جائیں گے۔

اس کے علاوہ اعلیٰ ثانوی تعلیم کے میدان میں 4 انٹر کالجز کو ڈگری کالجز کا دیا جارہا ہے اور مزید 14 نئے انٹر کالجز قائم ہوں گے۔

حکومت بلوچستان نے اگلے سال سے پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی گرانٹ۔ان۔ایڈ کو بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔موجودہ رقم 150 ملین روپے کو بڑھا کر 200 ملین روپے کی جارہی ہے۔

حکومت پنجاب نے اپنے ذرائع سے صوبے کے 63 طلباء کو وظائف جاری کیے ہیں اور 63 وظائف کا وعدہ بھی کیا ہے۔اس کے لئے ہم حکومت پنجاب کے مشکور ہیں۔

محکمہ تعلیم میں اس سال تقریباً 1000 نئی اسامیاں پیدا کی جاری ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

اسکول ہو یا کالج اساتذہ کو مراعات اور مالی فوائد پہنچانے کی ہم ہر ممکن کوشش کررہے ہیں۔اس سلسلے میں اگلے مالی سال سے کالج اساتذہ کو ٹائم اسکیل دینے کا فیصلہ ہوا ہے۔اس فیصلے سے حکومت کو سالانہ 35.46 ملین روپے کا اضافی مالی بوجھ برداشت کرنا پڑیگا۔یہاں یہ گزارش بے جانہ ہوگی کہ اب فرائض پر توجہ بھی اسی تناسب سے ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر صاحب!

غربت اور بیماری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔نجی شعبہ میں مہیا صحت کی سہولیات غریب عوام کی پہنچ سے بہت دور ہیں۔اس لیے صحت کے شعبے میں زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔پیپلز پرائمری ہلیتھ انیشیٹیو پروگرام (PPHI) کے تحت صوبہ بھر کے تقریباً تمام صحت کے بنیادی مراکز (BHU) کو اسٹاف اور ضروری ادویات دیکر فعال کیا جاچکا ہے۔

شیرخوار بچوں اور ماؤں کی شرح اموات میں کمی لانے کے لئے صحت کی فراہم سہولیات میں۔افزائش اور ماؤں کی صحت کی دیکھ بھال کے لئے ایم این سی ایچ (MNCH) اور ایل ایچ ڈبلیو (LHWs) پروگراموں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ایم این سی ایچ پروگرام کے تحت صوبہ کے تمام دیہی صحت کے مراکز (RHC) کو کامیابی سے فعال بنایا جارہا ہے۔کوئٹہ کے مضافاتی علاقوں میں صحت کی سہولیات مہیا کرنے کیلئے محترمہ شہید بینظیر بھٹو کے نام سے ایک مکمل اسپتال نے باقاعدہ کام کا آغاز کردیا ہے۔

اُمید ہے کہ اگلے سال 100 بستروں کا زیرِتعمیر شہید نواب غوث بخش رئیسانی میموریل اسپتال مستونگ پر جاری مکمل کیا جائے گا۔ اسکے علاوہ 50 بستروں کے 7 اسپتال کچلاک' قلات' پنجگور' گوادر' پسنی' واشک' مچھ اور کوہلو میں اگلے سال سے کام شروع کردینگے۔ پیرامیڈیکل سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوئٹہ میں کالج آف نرسنگ۔ کیچ' خضدار اور ڈیرہ مراد جمالی میں نرسنگ اسکولوں کے قیام کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔

اس سال محکمہ محنت و افرادی قوت کے تعمیر کردہ 20 اور 50 بستروں کے 7 اسپتال ڈیرہ اللہ یار' اوستہ محمد' پشین' مسلم باغ' نوکنڈی' دالبندین اور چمالانگ میں مکمل طور پر فعال کردیے گئے ہیں۔

محکمہ صحت میں اس سال کے دوران 300 فرماسسٹ اور ڈرگ انسپکٹرز کی تقرریاں بھی ہوئی ہیں۔

رواں مالی سال کے دوران صحت کے 19 جاری منصوبوں کے لئے 211.181 ملین روپے اور 71 نامکمل منصوبوں کی تکمیل کے لئے 112.200 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔

عوام کو صحت کی جدید سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے 20 ملین روپے جراحی قلب کی ادویات اور آلات کی خریداری کے لئے جاری ہوئے ہیں۔

اگلے سال بولان میڈیکل کالج کمپلیکس ہسپتال اور سنڈیمن صوبائی ہسپتال کو 137.055 ملین کی ایم آر آئی (MRI) مشین مہیا کی جائے گی۔

اسکے علاوہ سنڈیمن صوبائی ہسپتال کے شعبہ یورالوجی کو 71.645 ملین اور ریڈیوتھراپی کو 277.725 ملین کے ضروری آلات اور ادویات بھی مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر صاحب!

ہم اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے عوام کی اکثریت جو دیہی علاقوں میں رہائش پذیر ہے ان کی گزر بسر کا سارا دارومدار زراعت پر ہے۔ اس وجہ سے زراعت ہماری توجہ کا خاص مرکز ہے۔ اس مالی سال کے دوران شعبہ زراعت کے مختلف منصوبوں کے لئے 295.368 ملین کی رقم دی گئی ہے۔ 28 ہزار بلڈوزر گھنٹے استعمال کر کے 16800 ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جاسکی ہے۔ اگلے سال مزید 23000 گھنٹے استعمال کر کے مزید 19740 ایکڑ زمین زیر کاشت لائے جانے کا ارادہ ہے۔

زرعی شعبہ کی ترقی اور کسانوں کی بھلائی کے لئے حکومت نے اگلے سال سے گندم کے کاشتکاروں کے لئے ترغیبی اسکیم کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ڈویژنل سطح پر بہترین کارکردگی کے حامل

کاشتکاروں میں 5.00 ملین روپے کی زرعی مشینری تقسیم کی جائے گی۔

وفاقی حکومت کی مدد سے جاری تالاب اور نالیوں میں بہتری کی قومی اسکیم کی مدت کو مزید دو سال تک بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

مال مویشی ہماری دیہی اقتصادیات کا اہم ترین حصہ ہیں۔ گزشتہ قحط سالی سے مویشیوں کی پیداواری صلاحیت پر مضر اثرات پر کامیابی سے قابو پالیا گیا ہے۔

اور اس سال 6.6 ملین جانوروں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ اس شعبہ میں 194 ملین کی لاگت سے 19 اسکیموں پر کام ہوا ہے۔ کانگو وائرس سے بچاؤ کے لئے وفاقی حکومت کے تعاون سے 121.612 ملین کا ایک پراجیکٹ کام کر رہا ہے۔

حکومت بلوچستان نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون سے سابقہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ (Veterinary Research Istitute) کے معیار کو بڑھا کر اسے سنٹر فار ایڈوانس اسٹیڈیز ان ویکسینالوجی اینڈ بائیوٹیکنالوجی (Centre for Advance Studies in Vaccinology and Biotechnology) کا درجہ دیا ہے۔ جہاں نہ صرف مال مویشیوں کے لئے ویکسین تیار کئے جا رہے ہیں بلکہ مائیکرو بیالوجی، نیوٹریشن، فزیالوجی اور بائیوٹیکنالوجی کے شعبوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

حکومت اپنے لوگوں کی بنیادی ضروریات سے بخوبی واقف ہے۔ صوبہ کے تمام دیہی آبادی کو پینے کا پانی مہیا ہو اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

اس مقصد کے لئے اس سال 264.072 ملین کی نئی اسکیموں کا اجراء ہوا ہے۔ اور 25.740 ملین کی لاگت سے گزشتہ 13 نامکمل اسکیمات کی تکمیل ہوئی ہے۔ جن میں آکڑہ ڈیم اور گوادر شہر کو فراہمی آب کے ذرائع سنٹر کی بحالی قابل ذکر ہیں۔ اسکے علاوہ 930 ملین کی لاگت سے صوبہ بھر میں پانی صاف کرنے کے پلانٹ بھی لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب!

آبپاشی کے شعبے میں اس سال 29 اسکیموں کی تکمیل ہوئی ہے۔ جس سے 30,000 ایکڑ زرعی

اراضی سیراب ہوسکے گی۔ وفاقی حکومت نے صوبہ بھر میں 29,359,26 ملین کی لاگت سے آبپاشی کی 13 اسکیمات پر کام کا آغاز کردیا ہے۔ان میں سے ایک اسکیم کے تحت صوبہ میں 100 ڈیم تعمیر ہوں گے۔ان اسکیمات کے نتیجے میں کل 3 لاکھ 34 ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔

## آبپاشی کی بڑی اسکیمات :۔

☆ میرانی ڈیم پایہ تکمیل پاچکا ہے۔جسکا کمانڈ ایریا 33 ہزار 2 سو ایکڑ ہے۔

☆ سبکزی ڈیم تقریباً مکمل ہے جس سے 66 ہزار 80 ایکڑ۔

☆ کچھی کینال کا کام %40 مکمل ہوچکا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

بلوچستان میں شرح آبیانہ کو ماضی میں اسطرح ترتیب دیا گیا تھا کہ سال بہ سال بڑھتے بڑھتے صوبہ سندھ کے مقابلے میں یہ 3 گنا ہوگیا تھا۔آپ کی اس جمہوری حکومت نے کاشتکاروں کی بہترین مفاد میں موجودہ شرح پر نظرثانی کی اور اسے کم کرکے صوبہ سندھ کے برابر لانے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

صوبائی حکومت نوجوانوں میں صحت مند سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔اس سلسلہ میں وسائل مہیا کئے جارہے ہیں۔اس سال کوئٹہ میں اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 100 ایکڑ زمین محکمہ کو الاٹ ہوئی ہے۔550 ملین کی لاگت سے ایک مکمل ٹریننگ سینٹر پر تعمیر کا کام مکمل ہوا ہے۔صحت مند رجحانات کے فروغ کے لئے ضلعی سطح پر محکمہ کھیل کے دفاتر قائم کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔نوجوانوں کو ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے لئے ہم خلوص دل سے کام کررہے ہیں۔اس سال کوئٹہ میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر تعمیر ہوا ہے۔ ضلعی سطح پر یوتھ میلوں کا انعقاد کیا گیا۔نوجوانوں میں آگہی کے لئے ہم نے ان کے لئے ملکی اور بیرونی تعلیمی و معلوماتی دوروں کا اہتمام بھی کیا۔

جناب سپیکر صاحب!

نوزائیدہ تحفظ ماحولیات ایجنسی کے ادارہ نے اس سال سے باقاعدہ کام کا آغاز کردیا ہے۔اس سلسلے میں ماحولیاتی معاملات سے نبٹنے کے لئے قائم ٹریبونل نے کیسز کی سماعت شروع کردی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

پیشہ ورانہ تربیت کے قلات اور کوئٹہ میں قائم مراکز کو 10 ملین کے ضروری آلات فراہم کئے گئے۔

نوشکی اور مچھ میں زیر تعمیر تربیتی مراکز تکمیل کے قریب ہیں ۔ نیوو ٹیک (NAVTEC) کا ادارہ 188.189 ملین کی لاگت سے صوبہ کی 13 تحصیلوں میں پیشہ ورانہ تربیت کے مراکز قائم کر رہا ہے ۔ اس دوران کمپیوٹر، صنعتی آلات اور میڈیا ٹیکنالوجی میں نوجوانوں کو تربیت دینے کے لئے کوئٹہ میں ایک آئی ٹیک تربیتی ادارہ قائم ہوا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

فوجداری مقدمات کی بہتر پیروی کے لئے قائم کردہ محکمہ پراسیکیوشن کو ہم نے فعال کر دیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

آٹا ہماری تقریباً تمام آبادی کی غذا کا اہم حصہ ہے ۔ آٹے کی مناسب قیمت پر وافر دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ خوراک نے گزشتہ سال 3 لاکھ میٹرک ٹن گندم حاصل کی تھی ۔ اسی مقصد کے لئے اگلے سال 3 لاکھ 50 ہزار میٹرک ٹن گندم مختلف ذرائع سے حاصل کی جارہی ہے ۔ تاکہ عوام کو کسی غذائی قلت کا سامنا نہ ہو۔ خوراک کی اس مد میں حکومت بلوچستان سالانہ 600 ملین کی سبسڈی دے رہی ہے ۔ اگلے سال سے یہ رقم 600 ملین سے بڑھا کر 1.00 بلین کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

سڑکیں عوام کی بنیادی ضروریات میں سے ہیں نئی سڑکوں کی تعمیر اور موجودہ سڑکوں میں بہتری لانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے ۔ اس شعبہ میں 4817.718 ملین کی لاگت سے 196 اسکیمات پر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو عمل درآمد کر رہا ہے ۔ جن میں اکثر سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں یا پھر تکمیل کے قریب ہیں۔

اس کے علاوہ 73 روڈ سیکٹر کی اسکیمات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کام کر رہی ہے ۔ چھوٹی سڑکوں پر بھی ہم نے توجہ دی ہے ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے اس سال 24.35 ملین کی رقم مختلف ضلعی حکومتوں کو دی گئی ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

بلوچستان میں معدنی دولت ۔ اس کے عوام کی خوشحالی و ترقی کے ضامن ہے ۔ ملک میں اب تک نکالی گئی 50 معدنیات میں سے 40 بلوچستان سے حاصل کی جارہی ہیں ان میں اہم ترین :۔

☆ سینڈک میں تانبے اور سونے کے ذخائر۔

☆ ریکوڈک میں تانبے اور سونے کے ذخائر۔

☆ ڈوڈر میں زنک اور سیسہ کے ذخائر۔

بلوچستان کی انہی ذخائر سے پہلی مرتبہ پاکستان دھات کی عالمی منڈی میں متعارف ہوا ہے۔ایک صدی سے زائد عرصے سے بلوچستان کوئلہ پیدا کرنے والا سب سے بڑا علاقہ رہا ہے۔ہمارے کوئلے کے ذخائر کا تخمینہ 217 ملین ٹن سے زائد لگایا جاتا ہے۔چمالانگ میں کوئلہ کی کانوں پر کام کے آغاز سے صوبے میں 57 ہزار سے زائدافراد کو روزگار کے مواقع میسر آئے ہیں۔معدنیات کے شعبہ میں مزید ترقی کیلئے اس سال 195.820 ملین کی لاگت سے 6 اسکیمات پر کام ہوا ہے۔اس اہم شعبہ میں مزید ترقی کا ایک جامع پلان مرتب کیا جارہا ہے جس سے صوبے میں سرمایہ کاری کو مزید فروغ ملے گا اور لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔

جناب سپیکر صاحب!

بلوچستان مستقبل کی سرمایہ کاری کا اہم مرکز ہے۔یہاں کے قدرتی وسائل سے سرمایہ راغب ہورہا ہے۔میں عرض کرتا ہوں! یہی وہ وقت ہے کہ صوبہ اہم اقتصادی شعبوں پر اپنی پالیساں مرتب کرے۔یعنی کہ معدنیات ومعدنی ترقی، ماہی گیری، تیل وگیس۔ان شعبہ جات میں صوبے کو ترقی کے ثمرات سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں کئے جانے والے فیصلوں میں بلوچستان کو شامل رکھا جائے۔

جناب سپیکر صاحب!

یہ حقیقت ہے کہ وسائل ہمیشہ سے کم یاب اور ضروریات بے حساب رہی ہیں۔یہ مسئلہ پوری دنیا کے کم وبیش 8 ارب آبادی کو درپیش ہے۔چاہے وہ کسان ہوں، مزدور ہوں، چرواہا ہوں، میں ہوں آپ ہوں یا چاہے کوئی حکومتِ وقت۔جب میں عرض کرتا ہوں وسائل، میری مراد مالی وسائل سے ہے۔وگرنہ دینے والی واحد ذات بابرکت نے بلوچستان کو دیگر تمام وسائل سے بخوبی نوازا ہے۔

بقول ساغر صدیقی!

طلوعِ آفتابِ نو ہمارے نام پر ہوگا<br>
وہ جن کی خاک کے ذرے ہیں خورشید وطن ہم ہیں

جناب سپیکر صاحب!

ہم عزت مآب گورنر بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی کے شکر گزار ہیں۔جن کی کوششوں سے وفاقی حکومت نے اپنی برآمدات کا کم از کم 25% حصہ گوادر پورٹ کے ذریعے وصول کرنے کا فیصلہ کیا۔

اسکے نتیجے میں صوبے میں اقتصادی عمل کو جِلا ملی۔

جناب سپیکر صاحب!

روزگار کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے اگلے سال 4212 اسامیاں پیدا کی جارہی ہیں اور آپ کو یہ جا کر خوشی ہوگی کہ عوام کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال کے لئے ٹیکس فری بجٹ دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

اب میں ایوان کے سامنے مالی سال 09-2008ء میزانیے کا نظر ثانی شدہ تخمینہ پیش کرتا ہوں۔

رواں مالی سال کیلئے مجموعی محصولات کا ابتدائی تخمینہ 51 ارب 52 کروڑ 67 لاکھ 49 ہزار روپے کا تھا۔ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ 56 ارب 8 کروڑ 35 لاکھ 10 ہزار روپے کا ہے۔

صوبائی محصولات کا ابتدائی تخمینہ 3 ارب 47 کروڑ 65 لاکھ 81 ہزار روپے لگایا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 3 ارب 69 کروڑ 75 لاکھ 92 ہزار روپے کا ہے۔

وفاقی محاصل سے ملنے والی رقم کا تخمینہ 48 ارب 5 کروڑ 1 لاکھ 68 ہزار روپے کا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 52 ارب 38 کروڑ 59 لاکھ 18 ہزار روپے کا ہے۔

رواں مالی سال کے جاری اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 47 ارب 52 کروڑ 17 لاکھ 26 ہزار روپے کا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 46 ارب 10 کروڑ 80 لاکھ 7 ہزار روپے کا ہے۔

ترقیاتی اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 1 1 ارب 5 7 کروڑ 3 7 لاکھ 5 8 ہزار روپے کا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 13 ارب 35 کروڑ 86 لاکھ 72 ہزار روپے کا ہے۔

جناب سپیکر صاحب!

## مالی سال 10-2009ء کا سالانہ بجٹ

اب میں مالی سال 10-2009ء کے سالانہ بجٹ کی تفصیلات پیش کرتا ہوں۔

مالی سال 10-2009 کے مجوزہ صوبائی بجٹ کا مجموعی حجم 74 ارب 24 کروڑ 70 لاکھ روپے ہے۔ اس میں صوبائی ترقیاتی بجٹ 18 ارب 53 کروڑ 60 لاکھ روپے کا ہے۔ جس میں 5 ارب 17 کروڑ 45 لاکھ بیرونی پراجیکٹ امداد بھی شامل ہے۔

جبکہ جاری اخراجات کا تخمینہ 53 ارب 8 کروڑ 12 لاکھ 74 ہزار روپے کا ہے۔

آمدنی کا مجموعی تخمینہ 59 ارب 5 کروڑ 41 لاکھ روپے ہے۔ ان میں:۔

صوبائی وسائل سے حاصل آمدنی 3ارب 64 کروڑ 56لاکھ 65ہزار روپے ہے۔ جبکہ
وفاقی محاصل سے حاصل رقم کا تخمینہ 55ارب 40 کروڑ 84لاکھ 36ہزار روپے ہے۔

**صوبائی وسائل سے حاصل آمدنی کی تفصیل یوں ہے:۔**

محصولاتی آمدنی 1ارب 13 کروڑ 26لاکھ 71ہزار روپے ہے۔

غیرمحصولاتی آمدنی 2ارب 51 کروڑ 29لاکھ 94ہزار روپے ہے۔

**وفاقی محاصل کی تفصیل یوں ہے:۔**

براہِ راست منتقلیاں 12ارب 22 کروڑ 79لاکھ 99ہزار روپے، گرانٹس یا امداد 13ارب 97 کروڑ 55لاکھ روپے، قابل تقسیم ٹیکسوں میں حصہ 29ارب 20 کروڑ 49لاکھ 37ہزار روپے ہے۔ اس طرح صوبے کی کل آمدنی کا تخمینہ 65ارب 91 کروڑ 40لاکھ روپے ہے۔

یوں بجٹ 10-2009 کا خسارہ 8ارب 33 کروڑ 24لاکھ 86ہزار روپے کا ہے۔ وفاقی حکومت نے 3ارب بجٹری سپورٹ۔ اور 3ارب عوامی نمائندوں کے ترقیاتی پروگرام (PRP) کا اعلان کر رکھا ہے۔ اس سے بجٹ کا خسارہ کم ہوکر 2ارب 33 کروڑ 24لاکھ 86ہزار رہ جائیگا۔ جسے صوبائی وسائل سے پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر صاحب!

میں آخر میں ایک دفعہ پھر وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی ' گورنر بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی اپنے معزز رفقاءِ کار اور اس اسمبلی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں ان کے تعاون سے صوبے کے مالی معاملات کو احسن طریقے سے انجام دینے کے قابل ہوا۔ میں محترم چیف سیکرٹری اور محکمہ خزانہ کے سیکرٹری اور جناب سپیکر! آپ کا اور ساری اسمبلی کا شکر گزار ہوں اور اپنے دوستوں کی انتھک کوششوں سے دشوار مالی حالات کے باوجود بجٹ ترتیب دینے میں کامیاب ہوا۔ پاکستان پائندہ باد۔ آمین

(تالیاں ڈیسک بجائے گئے۔)

**جناب سپیکر:** سالانہ بجٹ بابت سال 10-2009ء اور ضمنی بجٹ سال 09-2008ء پیش ہوا۔

**Mr . Speaker:** The House is now adjourned to meet again and Tuesday 23th June 2009 at 11 A.M.

(اسمبلی کا اجلاس شام 7:35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)